کتاب نما

شمائل و اخلاق نبویؐ ' قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی' ترجمہ و تخریج و تعلیق: ڈاکٹر محمود الحسن عارف۔ ناشر: نفیس اکادمی' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و اخلاق پر شاہ ولی اللہ اور مرزا مظہر جان جاناں شہید کے شاگرد' قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی کے مخطوطے حلیہ شریفہ کے ترجمے کے ساتھ ساتھ تحقیق کے تمام لوازم کا اہتمام کر کے ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔ قاضی ثناء اللہ کی تفسیر مظہری (دس جلدیں) کے علاوہ ۳۸ دیگر تصنیفات کا بھی انھوں نے مختصر تعارف کروایا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ قاضی صاحب کو "بیہقی وقت" کہا کرتے تھے۔ شمائل نبویؐ پر شمائل ترمذی معروف کتاب ہے اور اس کی کئی شروح لکھی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ بھی سہواً ترمذی لکھ دیا جاتا ہے جب کہ یہ ایک علیحدہ تصنیف ہے۔ اس کے ۱۸ ابواب ہیں جب کہ شمائل ترمذی کے ۵۳ ابواب ہیں۔ شمائل ترمذی کے بعض موضوعات اس میں نہیں ہیں اور بعض اس میں ہیں جو اس میں نہیں۔ اس کتاب میں اخلاق حسنہ' حسن معاشرت' ایذا پر صبر اور اعتکاف کے اضافے نے اسے اتباع سنت کے مقصد سے زیادہ ہم آہنگ کر دیا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اس دور کے احیائے اسلام کے تقاضوں کے تحت مرتب کی گئی ہے۔

کتاب کا مطالعہ نبی پاکؐ سے عشق و محبت کو تازہ کرتا ہے اور روز مرہ زندگی میں اختیار کرنے کے لیے نمونے سامنے لاتا ہے۔ رسولؐ سے محبت کے نام پر ہم جان دینے کو تیار ہیں لیکن ہم آپؐ کے طریقوں سے کتنے دور ہو گئے ہیں۔ آپؐ کی سادہ رہائش' گھر کے سارے کام اپنے ہاتھ سے کر لینا' کھجوریں خرید کر قمیص کے پلو میں ڈال کر لے آنا' گفتگو کرتے ہوئے مسکرانا' درشت سلوک پر بھی غصے میں نہ آنا' راتوں کی عبادت' دنیا کو اس کی جگہ پر رکھنا ـــــ کس کس بات کا ذکر کیا جائے۔

مترجم نے متن کی احادیث کی تخریج کی ہے اور کتب احادیث میں جہاں آئی ہیں' اس کا حوالہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ضروری وضاحت کے لیے حاشیے لکھے ہیں۔ اس سے کتاب کی قدر و قیمت میں یقیناً اضافہ ہوا ہے لیکن ۴۷ صفحے کا مخطوطہ' جو ہمارے اندازے سے آج کل کے ۳۲ صفحے کا کتابچہ ہے' ایک عام قاری

اضافوں کے بعد اسے اپنے لیے نہیں سمجھتا۔ صرف ترجمے کی اشاعت کی اپنی افادیت ہے۔ **(مسلم سجاد)**

بارگاہ رسالتؐ میں، مرتبہ: محمد متین خالد۔ ملنے کا پتا: مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۹۲۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

حج بیت اللہ اور عمرے کی ادائیگی اور روضہ رسولؐ پر حاضری ایک مسلمان کی زندگی کا ایک ناقابل فراموش واقعہ ہوتی ہے۔ وہ اپنی اس خوش بختی پر، جس قدر بھی نازاں ہو، کم ہے۔ اس سعادت سے بہرہ ور ہونے والے بہت سے لوگوں نے اپنی ذہنی و قلبی کیفیات اور جذبات و احساسات کو سپرد قلم کیا ہے۔ جناب محمد متین خالد نے زیر نظر کتاب میں ۷۰ کے قریب زائرین روضہ رسولؐ کے تاثرات جمع کیے ہیں۔ ان میں مختلف شعبوں اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے زیادہ تر نامور اور معروف اصحاب شامل ہیں۔ یہ کیفیات دلچسپ بھی ہیں اور روح پرور اور جذبات انگیز بھی۔ یہاں انسان کو اپنے گناہوں کا احساس ہوتا ہے، جسم پر کپکپی طاری ہوتی ہے، جذبات امڈ آتے ہیں، آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں اور کبھی سسکیاں بھی نکل جاتی ہیں۔ اور انسان ایسی کیفیات سے دوچار ہوتا ہے جنھیں پوری طرح بیان کرنا ممکن بھی نہیں۔ کبھی تو جی چاہتا ہے کہ اس جالی کو دیکھتے رہیں اور کبھی جی چاہتا ہے گنبد خضرا ہر وقت نظروں کے سامنے رہے۔ اس کتاب میں اسی چاہت، اور لگن پر مبنی احساسات و جذبات اور کیفیات کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

مرتب نے نہایت ذوق و شوق سے مختلف اصحاب کے تاثرات جمع کیے اور ناشر نے بڑے اہتمام سے خوب صورت انداز میں انھیں شائع کیا ہے۔ ابتدا میں اشفاق احمد اور طالب الہاشمی کی تقاریظ شامل ہیں۔ یہ دل کش گلدستہ ترتیب دینے پر محمد متین خالد مبارک باد کے مستحق ہیں۔ مصنفین کے ناموں کے ساتھ کتاب یا سفرنامے کا نام بھی دے دیا جاتا تو بہت اچھا تھا۔ سرورق روضہ رسولؐ کی جالی سے مزین ہے۔ **(زبیدہ جبین)**

پاکستان میں تعلیم کے زندہ مسائل، مسلم سجاد، مرتب: سلیم منصور خالد۔ ناشر: منشورات، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۸۰۔ قیمت: ۱۱۰ روپے۔

پیش نظر کتاب، پاکستان میں تعلیمی مسائل کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھنے اور انھیں حل کرنے کے لیے قابل عمل تجاویز پر مشتمل ۳۷ مقالات کا مجموعہ ہے، جو مصنف نے وقتاً فوقتاً مختلف مجالس، مذاکروں اور مجلوں کے لیے تحریر کیے تھے۔ پروفیسر سلیم منصور خالد نے انھیں بڑی محنت سے سات عنوانات کے تحت مرتب کر دیا ہے اور اس طرح فلسفہ نظام تعلیم اور تعلیمی حکمت عملی سے متعلق پروفیسر مسلم سجاد کی فکر یکجا کتابی صورت میں ہمارے سامنے آ گئی ہے۔ مسلم سجاد، نائب مدیر ترجمان القرآن، نہ صرف تعلیم بلکہ

امت مسلمہ کے عصری مسائل کے ناظر اور ناقد ہونے کے حوالے سے ایک معتبر نام بن چکے ہیں۔

تعلیم کی "نظریاتی اساس" کے تحت پانچ وقیع مضامین ہیں جن میں پاکستان میں تعلیم کی اسلامائزیشن اور نظریہ پاکستان کی میزان پر مروجہ تعلیمی نظام کو جانچا گیا ہے۔ "نصاب کی اسلامی تشکیل" کے عنوان سے نصاب سازی کے عمل اور درسی کتب کی تیاری پر مقالات ہیں۔ "تعلیم کا محور" کے عنوان سے ایک اچھے استاد کی صفات، طلبہ اور پاکستان کا تصور، ان کے اجتماعی ماحول اور مدرسے کی ثقافت پر گفتگو کی گئی ہے۔

خواتین کی تعلیم کا موضوع قیام پاکستان سے قبل بھی مسلم (اور غیر مسلم ہندی) معاشرے میں پرجوش بحث و تمحیص کا عنوان رہا ہے۔ مختلف دینی اور سیکولر حلقوں کی طرف سے اس سلسلے میں مختلف نقطہ ہاے نظر پیش کیے جاتے رہے ہیں۔ پروفیسر مسلم سجاد نے خواتین کی تعلیم کے موضوع پر ایک مستقل کتاب "مخلوط تعلیم" بھی لکھی ہے۔ پیش نظر مجموعہ مضامین میں اس سلسلے میں چار مقالات ہیں: مخلوط یا جداگانہ تعلیمی ادارے: برطانیہ میں بحث، خواتین یونی ورسٹی: تعلیم نسواں کا اہم قدم، خواتین یونیورسٹی: ایک لائحہ عمل، اور عورت: معاشرت، ملازمت اور تعلیم۔

"تعلیمی ادارے" کے تحت چھ مضامین ہیں، جن میں متوازی نظام تعلیم، یکساں نظام تعلیم، دینی مدارس، مشنری تعلیمی اداروں اور نجی تعلیمی اداروں کے کردار پر بڑی معلومات افزا گفتگو کی گئی ہے۔ "تعلیم کے مسائل" کو عنوان بنا کر ۱۳ مضامین جمع کیے گئے ہیں جن میں ذریعہ تعلیم سے متعلق حکومتی فیصلوں، غیر ممالک میں تعلیم، تعلیم میں بیرونی مداخلت جیسے موضوعات پر بڑی گہری نظر ڈالی گئی ہے۔

اس مجموعے کا آخری مقالہ "پاکستانی نظام تعلیم: حکومتی سطح پر اصلاحی کوششیں" پاکستان جیسی ایک (دعوے کی حد تک) "اسلامی نظریاتی" ریاست میں تعلیم کی پامالی اور بے حرمتی کا ایک بھرپور جائزہ ہے۔ اس مقالے میں پروفیسر مسلم سجاد نے ۱۹۴۷ کی تعلیمی کانفرنس سے لے کر ۱۹۸۵ تک کی ان ساری "حکومتی کوششوں پر نظر ڈالی ہے، جو اچھے وعدوں، سنہرے خوابوں اور ان کی بھیانک تعبیروں پر مشتمل ہے"۔ مگر یہ صرف "ماتم یک شہر آرزو" ہی نہیں، بلکہ عملی تدابیر کے لیے راہ نما اصولوں کی نشان دہی بھی ہے۔ مصنف نے بجا طور پر کہا ہے کہ "جن حکومتوں نے اسلامی نظام کو اپنا مقصد قرار دیا ہے، انھیں بالخصوص اس طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیے۔ اگر یہ کام شروع ہو جاتا، تو آج پیش رفت ہو چکی ہوتی اور عملی انقلاب کا آغاز نظر آتا، اور دوسرے اسلامی ممالک اس سے خوشہ چینی کرتے، لیکن اگر یہ کام آج بھی شروع نہ کیا گیا، مزید پچاس سال بعد بھی ہم اس مقام پر ہوں گے، جہاں آج کھڑے ہیں"۔ (**پروفیسر عبدالقدیر سلیم**)

اقبال، علامہ اقبال کیسے بنے؟ گوہر ملسیانی۔ ناشر: گوہر ادب پبلی کیشنز، مظہر فرید کالونی، صادق آباد۔

صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

اردو میں علامہ اقبال پر کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور جیسا کہ مصنف نے کہا ہے کہ اقبالیات کے گلشن پر بہار کے پھول، قلب و نظر کو خیرہ کرتے ہیں ـــــ اس کے باوجود اقبال پر اچھی کتابوں کی ضرورت ختم نہیں ہوئی۔ گوہر ملسیانی، قبل ازیں متعدد ادبی و شعری تصانیف شائع کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں انھوں نے اقبال کے آبا و اجداد، والدین، اساتذہ، تعلیم اور ان کی عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ بتایا ہے کہ ان کے والدین کی تربیت، اساتذہ کے فیضان اور مطالعہ قرآن نے اقبال کو 'علامہ اقبال بنایا۔

گوہر صاحب کا اسلوب عام فہم اور سادہ ہے۔ اپنے موقف کو انھوں نے بہ کثرت حوالوں کے ذریعے زیادہ مستند بنانے کی کامیاب سعی کی ہے۔ اقبال کی شخصیت اور فکر و شاعری کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مختصر مگر مفید کتاب ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

غزوات رحمۃ للعالمینؐ، لالہ صحرائی۔ ملنے کا پتا: ادارہ مطبوعات سلیمانی۔ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

معروف ادیب اور دانش ور جناب لالہ صحرائی حلقہ ادب اسلامی کے ابتدائی وابستگان میں سے ہیں۔ وہ شاعر نہیں تھے لیکن چند برس پہلے حرمین شریفین میں کی جانے والی، ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت ملا، اور انھیں نعت گوئی کی نعمت عطا ہوئی۔ وہ اب تک ایک ہزار سے زائد حمدیں اور نعتیں اور اتنی ہی تعداد میں قومی اور ملی نظمیں لکھ چکے ہیں۔ زیر نظر مجموعے میں ۲۲ ایسے واقعات غزوات کو نظم کے پیرائے میں بیان کیا گیا ہے جن کے بارے میں سیرت کی اکثر مستند کتابوں میں اتفاق پایا جاتا ہے۔ ان کی کوشش رہی ہے کہ ہر غزوے کے تذکرے میں واقعات، اسباب اور نتائج کا ذکر شامل ہو۔

دین مصطفویؐ میں جہاد فی سبیل اللہ نہایت افضل و ارفع عمل ہے۔ مخالفین نے جہاد کے ثمرات و برکات دیکھ کر اس کے بارے میں مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیوں کا طوفان اٹھانے کی کوشش کی ہے، جو اب بھی جاری ہے۔ حالانکہ جہاد تو انسانیت کے لیے باعث رحمت ہے۔ جو بات مولانا مودودیؒ نے فرمائی تھی، لالہ صحرائی نے اسے ایک شعر کا جامہ پہنایا ہے:

جہاد نشتر جراح کے مماثل ہے نہیں ہے خنجر قاتل سا ظلم ڈھانے کو

موصوف کی یہ کاوش فنی اعتبار سے بھی بلند پایا ہے۔ دنیائے ادب کی بعض معروف شخصیات نے ان کی زیر نظر کاوش کو سراہا ہے۔ آخری حصے میں "جہاد و عشق" کے زیر عنوان سیرت پاکؐ کے بعض دیگر واقعات کو منظوم کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعے جناب لالہ صحرائی کو غزوات منظوم کی پیش کش میں اولیت کا

شرف حاصل ہو رہا ہے۔ بجائے خود یہ پہلو باعث برکت و سعادت ہے۔ اس کاوش کی غایت یہ ہے کہ :

ملے اے کاش! مجھے بھی نبیؐ کی خوشنودی
ہوں میں بھی حضرت حسانؓ کے قبیلے کا

کتاب نہایت اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ (ر - ہ)

تبلیغی اصول، قرآن و حدیث کی روشنی میں، ریاض احمد خان۔ ناشر: مکتبہ اسلامی، ۳۱ سی، محمد علی روڈ، بمبئی۔ صفحات: ۲۴۔ قیمت: درج نہیں۔

مصنف کو ایک اعتراض تو یہ ہے کہ مولانا علی میاں نے، بانی تبلیغی جماعت "مولانا الیاسؒ کے مقام و مرتبے کے تعین کے لیے، وہ ساری خصوصیات جو صرف نبی کے لیے خاص ہوتی ہیں، بڑے اہتمام کے ساتھ، مولانا کے لیے بیان کر دی ہیں" (ص ۳)۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر تبلیغی جماعت پر ان کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ وہ سکوت عن المنکر (منکر کو نہ چھیڑو) کی قائل ہے، حالانکہ قرآن کی رو سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر لازم و ملزوم ہیں۔ حدیث نبویؐ کی رو سے منکر سے نہ روکنے والوں پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کر دے تو بعید نہیں (ص ۸)--- ریاض احمد خاں صاحب نے تبلیغی حضرات کو نہی عن المنکر کے علاوہ بعض دیگر باتوں کی طرف بھی متوجہ کیا ہے، مثلاً یہ کہ ترجمے اور تفسیر کے ذریعے، قرآن کو سمجھنے اور پڑھنے سے عوام کو منع نہ کیا جائے یا دعوت کے کام میں وضعی احادیث اور قصوں سے اجتناب کیا جائے وغیرہ--- تبلیغی جماعت کے وابستگان کو، مصنف کی باتوں پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنا چاہیے۔ (ر - ہ)

بیاد سید مودودیؒ، ڈاکٹر سفیر اختر۔ ناشر: دارالمعارف، لوہسر شرقی، واہ کینٹ۔ صفحات: ۱۳۲۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

زیر نظر مجموعہ، مصنف کے پانچ تحقیقی و تنقیدی مضامین اور چھ تبصروں کا مجموعہ ہے، جو گذشتہ بیس سالوں کے دوران میں لکھے گئے۔ مضامین: (۱) علامہ اقبال اور مودودی (۲) مطالعہ تاریخ، علامہ اقبال اور سید مودودی کی فکری مماثلتیں (۳) سید مودودی اور خیری برادران (۴) مولوی ابو محمد مصلح، بانی عالم گیر تحریک قرآن (۵) کیا "متاع کارواں" سید مودودی کی تحریر ہے؟--- اور تبصرے: (۱) اقبال، دارالاسلام اور مودودی (۲) خطوط مودودی، اول (۳) مولانا ابوالکلام آزاد، سید ابوالاعلیٰ مودودی اور مستری صاحب (۴) عنایات مودودی (۵) سید مودودی: مرد عصر و صورت گر مستقبل (۶) سید مودودی کے تعلیمی نظریات---

اگرچہ تمام مضامین ہی محنت سے لکھے گئے ہیں اور اپنے اپنے موضوعات پر بہت قیمتی ہیں اور کسی نہ کسی درجے میں تحقیقی ذوق رکھنے والوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں، تاہم "کیا متاع کارواں سید مودودی کی

تحریر ہے؟" "علامہ اقبال اور سید مودودی" اور "سید مودودی اور خیری برادران" نسبتاً عمدہ مضامین ہیں۔
ہر مضمون کے ساتھ زمانہ تحریر دینا مناسب تھا۔ اس کتاب کے معیار و مزاج سے تبصرہ ۴ اور ۶ مطابقت نہیں رکھتے۔ ص ۱۶ کی سطر ۲۵ میں لکھا ہے کہ سید مودودی نے ترجمان القرآن کی ادارت ۱۹۳۲ میں سنبھالی اور ص ۶۱ پر لکھا ہے کہ اپریل، مئی ۱۹۳۳ میں ادارت سنبھالی۔ ۱۹۳۳ ہی درست ہے۔
ڈاکٹر سفیر اختر، چیزوں کو نفاست سے پیش کرنے کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ قدیم رسائل و جرائد پر ان کی نظر گہری ہے، اور چھپے ہوئے جواہر کا دوربینی سے کھوج لگا کر انھیں مہارت سے استعمال میں لانے کی، ان کی خداداد صلاحیت بھی قابل داد ہے۔ تاہم، ہماری ناقص رائے میں، زیر تبصرہ کتاب ان کی مذکورہ صلاحیتوں کا ایک چھوٹا سا ثبوت ہے۔ ہم ان سے کہیں زیادہ بڑے اور مربوط کام کی توقع رکھتے ہیں۔
سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے رشحات قلم اور ملفوظات پر مشتمل انسائی کلوپیڈیائی ترکہ اگرچہ دین اسلام کے فدائیوں کی فکری اور عملی ضروریات کی کفایت کرتا ہے۔ تاہم سید مودودیؒ کے فکری منہاج، باقیات اور نشانات راہ پر ابھی بہت زیادہ کام کی ضرورت ہے، جس کے نتیجے میں روشنی کے بہت سے نئے دریچے کھلیں گے۔ ان کی بکھری تحریروں کو سلیقے سے مدون کرنا بھی بڑا اہم کام ہے لیکن اس سے زیادہ بڑا کام ان سوالات کے جواب مہیا کرنا ہے جو وہ مقدمات کی صورت میں چھوڑ گئے ہیں۔ مثلاً اسلامی فلسفہ تاریخ کی روشنی میں، برعظیم پاک و ہند میں مسلمان حکمرانوں کی تاریخ کا جائزہ اور اس کی تدوین--- مولانا محترم، حکمرانوں کی تاریخ کو ان کی پیدائش یا تخت نشینی کی جنگوں کے تناظر میں دیکھنے کے بجائے اس امر کے قائل تھے اور توجہ دلاتے تھے کہ ان مسلمان حکمرانوں کے عہد حکومت کو ٹھیٹھ اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا، پرکھا اور پیش کیا جائے۔ محترم ڈاکٹر سفیر اختر بنیادی طور پر تاریخ کے استاد ہیں اور فلسفہ تاریخ کے رمز شناس بھی، اس لیے ان سے یہ توقع رکھنا فطری امر ہے کہ وہ اس نہج پر بھی اپنے مطالعہ و تحقیق سے قارئین کو مستفید کریں گے۔
زیر نظر کتاب "مودودیات" کے ضمن میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ **(سلیم منصور خالد)**

تاریخ جھجر، مرزا بشارت علی۔ ناشر: علی سنز، ۵/۴۶، لیاقت آباد، کراچی۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔
شروع میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندستان کا راج سنبھالا تو اٹھاسی نواب، مہاراجے اور والی چھوٹی چھوٹی ریاستوں، جاگیروں اور راجواڑوں کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے تھے۔ رہتک کرنال اور حصار کے مردم خیز خطے پر مشتمل ریاست جھجر بھی انھی میں سے ایک تھی۔ اس ریاست نے ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں دہلی کے مغل حکمرانوں کی ہر طرح سے مدد کی اور اپنی فوجیں بھی بھیجیں۔ جھجر کے سپہ سالار جنرل عبدالصمد خان نے، جنگ آزادی میں بہادر شاہ ظفر کے حکم سے افواج دہلی کی کمان کی، جنھوں نے انگریزوں کو دہلی کے

مضافات میں مارچ ۱۸۵۹ تک سخت مزاحمت سے دوچار کیے رکھا۔ افسوس ہے کہ جنگ آزادی کی تاریخ میں، ریاست جھجر، اس کے آخری نواب عبدالرحمٰن خان کے مجاہدانہ کردار اور جنرل عبدالصمد خان کی خدمات کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔

مرزا بشارت علی نے زیرنظر کتاب میں ریاست مذکورہ کی تاریخ، ثقافت، مشاہیر، بزرگان دین اور عمارات وغیرہ کے تذکرے کے ساتھ، خاص طور پر جنگ آزادی میں اس کے نمایاں کردار کو پیش کیا ہے۔ پھر تقسیم ہند، فسادات اور ہجرت پاکستان کا بھی ذکر ہے۔

مصنف نے یہ دلچسپ کتاب برس ہا برس کی تلاش و تحقیق سے مرتب کی ہے۔ اس میں جھجر کے چند ایک شعرا کا کلام بھی شامل ہے اور انگریزوں کے مظالم کا تذکرہ بھی ہے۔ اپنی گوناگوں خصوصیات کے لحاظ سے یہ کتاب ایک دلچسپ اور اہم دستاویز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ ریاست جھجر کے تمام علاقے موجودہ بھارتی ریاست ہریانہ کا حصہ ہیں۔ بہت مناسب ہوتا اگر مذکورہ علاقوں کی موجودہ صورت حال پر بھی روشنی ڈالی جاتی۔ بہرحال یہ کتاب برعظیم ہندو پاکستان کی تاریخ کا ایک گراں قدر باب ہے۔ مصنف نے جس طرح تاریخ کے اوراق کو محنت کے ساتھ کھنگالا اور اپنی ملازمتی مصروفیات کے ساتھ ساتھ، ایک لگن کے ساتھ مسلسل اس منصوبے پر کام کرتے رہے وہ لائق تحسین ہے۔ (محمد ایوب منیر)

علوم القرآن، مقدمہ و تدوین: ڈاکٹر محمد میاں صدیقی۔ ناشر: پروگریسو بکس، ۴۰ بی، اردو بازار، لاہور۔ بہ اشتراک ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد۔ صفحات: ۳۶۸۔ قیمت: درج نہیں۔

قرآن حکیم کے علوم و معارف پر، مختلف زبانوں میں کتب و مقالات کا نہایت عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے۔ زیرنظر کتاب میں "علوم القرآن" کے مختلف پہلوؤں پر برعظیم پاکستان و ہند کے بعض علما اور محققین (عبدالقدوس ہاشمی، محمد تقی عثمانی، میر ولی الدین، جعفر شاہ پھلواری، سید بدر الدین علوی، احمد اقبال قاسمی، عبیداللہ فلاحی، امیرالدین مہر اور سید اطہر حسین وغیرہ) کے اردو مضامین مدون کیے گئے ہیں۔ ان کے مباحث کا دائرہ خاصا وسیع ہے، جیسے تاریخ نزول قرآن، تدوین قرآن، نظم قرآن، حروف مقطعات، ناسخ و منسوخ آیات، قرآن اور تعقل و تدبر اور فلسفہ، قرآن کے اردو تراجم و تفاسیر، فہارس قرآن، قرآن اور مستشرقین وغیرہ۔

یہ منصوبہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے فاضل ڈائریکٹر ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کی تجویز و تحریک پر شروع کیا گیا تھا، اور ڈاکٹر محمد میاں صدیقی صاحب کی نگرانی میں تکمیل پذیر ہوا۔ اپنے موضوع پر ایک مفید انتخاب مقالات ہے۔ کہیں کہیں قرآنی آیات میں غلطیاں نظر آئیں، مثلاً ص ۶۲، ۷۰، ۷۱، ۷۷، ۱۶۷، ۲۰۶---

آیات پر اعراب لگانا ضروری تھا۔ (ر - ہ)

(مجلہ) **سیارہ**، سالنامہ ۱۹۹۸۔ ادارت: طاہر شادانی، حفیظ احسن، خالد علیم۔ پتا: ایوان ادب، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۸۴ روپے۔

سیارہ ربع صدی سے اسلامی ادب کی ترجمانی کر رہا ہے۔ زیر نظر خصوصی شمارہ ۴۴ بلند پایہ منظومات اور نثرپاروں کا جامع ہے۔ حمد و نعت میں حافظ لدھیانوی، عبدالعزیز خالد، ابو الجاہد زاہد، حفیظ تائب، عزیز بگھروی اور نظم و غزل میں فروغ احمد مرحوم، شان الحق حقی، محمد عثمان رمز، تابش دہلوی، نظر زیدی، اعجاز رحمانی، اسرار احمد سہاروی، عبدالرحمن بزمی اور ڈاکٹر شبنم سبحانی کی تخلیقات اور اسی طرح نثری حصے میں بھی برعظیم کے نامور لکھنے والوں کی تحریریں شامل ہیں۔ "مدینہ کی مہکار" عبدالرحمن عبد کا اثر انگیز مضمون ہے۔ دو تحریریں مولانا مودودیؒ پر، خرم مراد کا مضمون چودھری غلام محمد مرحوم پر اور تین مضامین بہ سلسلہ اقبالیات--- مزید برآں ابن فرید اور اعجاز احمد فاروقی کے افسانے وغیرہ--- خطوط اور تبصروں کا حصہ بھی دلچسپ ہے۔ (ر - ہ)

مطبوعات موصولہ

☆ **فرصت کے لمحات**، مرتب: ابو زبیر۔ پتا: ادارہ الخدمت فلیٹ ۴، پہلی منزل، منظور پلازا، ۲۴ علامہ اقبال روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۴۳۔ قیمت: ۹۰ روپے۔ فرصت کے لمحات میں ذاتی مطالعے کے نوٹس اور اقتباسات کا مفید مجموعہ]۔

☆ **نقیب ختم نبوت** (ماہ نامہ) اشاعت خاص بہ یاد مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری، مدیر: سید محمد کفیل بخاری۔ پتا: دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان۔ صفحات: ۳۰۲۔ قیمت: ۵۰ روپے۔ [مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادے مولانا ابو معاویہ ابوذر (سید عبدالمنعم) بخاری کی تحریروں اور ان پر مضامین کا معلومات افزا مجموعہ]۔

☆ **اسلامک ایجوکیشن**، سرپرست: محمد امیر ملک، نگران: علی احمد چودھری، مدیر: ظفر اقبال خان ربانی۔ ناشر: اسلامک ایجوکیشن، ادارہ تعلیم و تحقیق، جامعہ پنجاب، لاہور۔ صفحات: ۱۷۹۔ قیمت: درج نہیں۔ [جامعہ پنجاب کے شعبہ تعلیم اسلامی کا مجلہ۔ اساتذہ اور طلبہ و طالبات کے مضامین اور نظموں کا مجموعہ]۔

☆ **کفایت اللہ**، شخصیت و خدمات، مرتبین: ڈاکٹر زینت اللہ ساجد، ظہور احمد ظہور۔ اہتمام: جشن کفایت اللہ کمیٹی، مالیر کوٹلہ بھارت۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔ [محمد عاصم الحداد مرحوم کے برادر بزرگ، ہیڈ ماسٹر محمد کفایت اللہ، حال مقیم مالیر کوٹلہ کے شاگردوں نے ان کی بے لوث تعلیمی و سماجی خدمات کے اعتراف میں، ان پر مضامین کا یہ مجموعہ پیش کیا ہے۔ متعدد تصاویر بھی شامل ہیں]۔